

جہاں بھکاری نام کو بھی موجود نہیں۔ یہاں یہ کیفیت ہے کہ جہاں تک نظر جاتی ہے، نہایت بیش بہا موتی اولوں کی مانند زمین پر بچھے ہوئے ہیں۔

۱۹-۲۰۔ لغات : لولیاں : لولی کی جمع، ناپچنے گانے والیاں

مظنون : گمان کیا گیا، خیالی۔

شرح : ہر طرف ایسے گولوں کے نغموں سے فضا لرزہ ہے، ہوزہرہ کی طرح گاتے ہیں۔ ہر سمت اُن ناپچنے گانے والیوں کے جلوے ہیں، جن کی پیشانیاں چاند جیسی ہیں۔ اندر کے اکھاڑے سے متعلق جو کچھ وہم و گمان میں آتا ہے، وہ ہم نے نواب کی محفل میں آنکھوں سے دیکھا، جو ہر شے کو صرف ظاہری شکل و صورت میں دیکھ سکتی ہیں۔

۲۱-۲۲۔ لغات : میرفر : آفتاب جیسی شان و شکوہ والا۔

شرح : وہ آقا، جسے آفتاب جیسی شان و شکوہ حاصل ہے، تجمل کے ساتھ ثوب بن سنور کر سوار ہوا۔ سب نے سمجھ لیا کہ گھوڑا پر سی ہے اور زمین کا دامن پر سی کا بازو ہے۔

۲۳۔ لغات : سمند : بادامی رنگ کا گھوڑا، عام گھوڑے کے لیے بھی مستعمل ہے۔

شرح : گھوڑے کے سُموں کے ہونشان بنتے گئے، اُن سے پورا میدان پھول پھننے والے کا دامن بن گیا۔

اس شعر میں گھوڑے کے سُموں کے نقش کو پھولوں سے تشبیہ دی ہے۔ جہاں جہاں نقش پڑے، پھول بنتے گئے اور اس کثرت سے بنے، جیسے پھول پھننے والے کی جھولی میں کثرت سے جمع ہو جاتے ہیں۔

۲۴۔ لغات : مشام : قوتِ شامہ کی جگہ۔ دماغ۔

شرح : فوج کے چلنے سے ہو کر داڑھتی ہے، وہ مشک بکھرتی ہے،

یعنی اُس سرِ مشک کی خوشبو آتی ہے۔ سر اور دماغ کے درمیان رابطہ ہے۔